۳۲واں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 3 جنوری 2012

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

تحصیل چنیوٹ میں کھال ٹوٹ پھوٹ کا شکار و پانی ضائع ہونے کا مسئلہ

***137: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چنیوٹ میں کھال جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے پانی بہت زیادہ ضائع ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان کھالوں کو پکا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 2 مئی 2008 تاریخ ترسیل 23 مئی 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پہلی دفعہ کچے کھالہ جات کی اصلاح کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ٹوٹ پھوٹ کا امکان رہتا ہے۔

(ب) جی ہاں حکومت قومی پروگرام برائے اصلاح کھالہ جات کے تحت غیر اصلاح شدہ کھالوں کی اصلاح اور پختگی کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ اور دستیاب فنڈ کی بنیاد پر چل رہا ہے لیکن اصلاح شدہ کھالوں کی مرمت اور درستگی حکومت کی ذمہ داری نہ ہے بلکہ انجمن آبپاشیاں ایکٹ مجریہ 1981 کے تحت کھال کے ایک دفعہ اصلاح و پختگی کے بعد اس کی مرمت، صفائی اور دیکھ بھال کاشتکاروں کے ذمہ ہوتی ہے جو کہ مستقل بنیادوں پر اس سلسلے میں مناسب انتظام کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

پنجاب کے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں پیسٹی سائیڈز ٹیسٹنگ لیبارٹریز بنانے کا معاملہ

***4007: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ (Pesticides) پیسٹی سائیڈز میں ملاوٹ کی عام شکایت ہے؟

(ب) کیاصوبہ پنجاب میں پیسٹی سائیڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریز ہیں اگر ہاں تو کتنی اور کس کس کی جگہ پر؟

(ج) کیا حکومت پنجاب کے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں پیسٹی سائیڈز ٹیسٹنگ لیبارٹریز بنانے کاارادہ ہے،اگر ہاں توکب تک،اگر نہیں تواس کی کیاوجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2009)

جواب

وزیرزراعت

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ پیسٹی سائیڈز میں ملاوٹ کی شکایت عام ہے۔کیونکہ موجودہ حکومت پنجاب نے 2008 میں اقتدار سنبھالتے ہی ترجیحی بنیادوں پر زرعی ادویات میں ملاوٹ کے سدباب کے لیے ایک جامع حکمت عملی تیار کی اور ٹھوس اقدامات اٹھائے جس کے نتیجے میں پیسٹی سائیڈز میں ملاوٹ بتدریج کم ہورہی ہے۔

(ب) زرعی ادویات کوچیک کرنے کے لئے محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے ماتحت پنجاب میں 4 پیسٹیسائیڈز ٹیسٹنگ لیبارٹریز فیصل آباد، کالاشاہ کاکو، ملتان اور بہاولپور میں کام کررہی ہیں۔

(ج) تاحال ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے کیونکہ موجودہ چاروں لیبارٹریز صوبے کی ضروریات کواحسن طریقے سے پورا کررہی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 31 دسمبر 2011)</u>

<u>صوبہ پنجاب میں مکئی کی کاشت کی تفصیلات</u>

*4008:چودھری محمداسداللہ: <u>کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں اس وقت مختلف قسم کی مکئی کاشت کی جارہی ہے۔اگر ہاں توکتنی اقسام میں اور اس کی اوسط پیداوار فی ایکڑ کیا ہے؟

(ب) کیا سرکاری سطح پر اور نجی ادارے مکئی کے بیج تیار کر رہے ہیں۔اگر ہاں تو کہاں اور ان کے نام کیا ہیں نیز ان کے تیار کردہ بیج کتنی پیداوار دے رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں مختلف قسم کی مکئی کاشت کی جارہی ہے۔ جس میں سنتھیٹک اقسام (ایسی اقسام جن کا بیج ایک دفعہ تیار ہونے کے بعد 10 سے 12 سال تک کام کرتا ہے) کی تعداد 11 ہے جن کی اوسط پیداوار بہاریہ موسم میں 70-60 من اور ہائیبرڈ اقسام کی تعداد 2 ہے جن کی اوسط پیداوار 100-80 من فی ایکڑ ہے جبکہ موسم خریف میں روشنی کی کمی کی وجہ سے پیداوار میں 10 سے 15 من فی ایکڑ کمی آجاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! سرکاری سطح پر زرعی تحقیقاتی ادارہ مکئی، جوار باجرہ، یوسف والا، ضلع ساہیوال میں مکئی کی سنتھیٹک اقسام کا بیج تیار کیا جارہا ہے۔ جس میں ساہیوال 2002 کی اوسط پیداوار 70 من اور اگیتی 2002 کی اوسط پیداوار 59 من فی ایکڑ ہے۔اس کے علاوہ سرکاری سطح پر پنجاب سیڈ کارپوریشن، زرعی تحقیقاتی ادارہ مکئی، جوار، باجرہ یوسف والا ضلع ساہیوال کے توسط سے مکئی کی ہائیبرڈ اقسام FH-810 اور FH-421 جن کی اوسط پیداوار 100-80 من فی ایکڑ ہے، تیار کر کے زمینداروں کو دے رہا ہے۔ جبکہ نجی ادارے مکئی کی ہائیبرڈ اقسام کا بیج ملک میں فروخت کر رہے ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام ادارہ	نام بیج دوغلی اقسام	اوسط پیداوار (من فی ایکڑ)
پائینیر	32F-10, 34N-43, 30Y-83, 31R-88, 32T-78	85
مانسینٹو	6525, 6142, 919	90

آئی سی آئی	ہائی کار 11،933, 984, 8288	100
سنجینٹا	6621, 8001, 8441	95

(تاریخ وصولی جواب 31 دسمبر 2011)

کپاس اور چاول کی سرکاری قیمت خرید کا فارمولہ

*4773: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حکومت پنجاب نے سال 2009 میں چاول اور کپاس کی خریداری کی کیا قیمت مقرر کی تھی، نیزان کی قیمت مقرر کرتے وقت کن کن چیزوں کو مدنظر رکھا گیا تھا؟

(تاریخ وصولی 5 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر زراعت

پنجاب حکومت چاول اور کپاس کی قیمتیں مقرر نہیں کرتی بلکہ وفاقی حکومت کو قیمتیں مقرر کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ سال 2009 میں وفاقی حکومت نے چاول اور کپاس کی مندرجہ ذیل قیمتیں مقرر کی تھیں۔

نام فصل		مقررہ قیمت فی 40 کلو گرام (روپوں میں)
کپاس		1465
دھان	(ا) سپر باسمتی	1250
	(ب) باسمتی 385/2000	1000
	(ج) اری	600

کسی بھی فصل کی قیمت مقرر کرتے وقت اس پر اٹھنے والے اخراجات (Cost of Production) کے علاوہ مقامی اور بین الاقوامی قیمتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

جنوبی پنجاب میں زیر کاشت فصلیں اور دستیاب سہولیات

*4774: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جنوبی پنجاب میں کاشتکار بارانی اور نہری پانی پر کون کون سی فصلیں کاشت کرتے ہیں، فصلوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب کے کاشتکار پاکستان کی زرعی پیداوار میں 70 فیصد حصہ ڈالتے ہیں اور اس کے بدلے میں حکومت ان کو کون کون کی سہولیات مہیا کرتی ہے؟

(تاریخ وصولی 5 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جنوبی پنجاب میں شامل ملتان، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور ڈویژن میں گندم، کپاس، چاول، کماد اور مکئی کی فصلات کاشت کی جاتی ہیں جن کی 2008-09 میں نہری اور بارانی پانی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام فصل	نہری پانی	بارانی پانی	کل
گندم	649064 لاکھ 90 ہزار ایکڑ	1 لاکھ 30 ہزار ایکڑ	66 لاکھ 20 ہزار ایکڑ
کپاس	48 لاکھ 93 ہزار ایکڑ	- -	48 لاکھ 93 ہزار ایکڑ
چاول	6 لاکھ 32 ہزار ایکڑ	- -	6 لاکھ 32 ہزار ایکڑ
کماد	5 لاکھ 18 ہزار ایکڑ	- -	5 لاکھ 18 ہزار ایکڑ
مکئی	1 لاکھ 62 ہزار ایکڑ	1 ہزار ایکڑ	1 لاکھ 63 ہزار ایکڑ

(ب) کاشتکار جنوبی پنجاب کا ہو یا کسی بھی علاقے کا اس کی ضروریات یکساں ہوتی ہیں۔ حکومت پنجاب نے کاشتکاروں کی بہتری کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1۔ گرین ٹریکٹر سکیم میں فی ٹریکٹر 2 لاکھ روپے کی سبسڈی۔

2۔ فوڈ سکیورٹی منصوبہ کے ذریعے زرعی آلات کی 50 فیصد سبسڈی پر فراہمی۔

3۔ فروغ ٹنل ٹیکنالوجی برائے بے موسمی سبزیات کے لئے 50 فیصد رعایتی قیمت پر فراہمی۔

4۔ فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پروجیکٹ۔

5۔ گندم کی پیداوار بڑھانے کے لئے انعامی مقابلے۔

6۔ ڈرپ سپرنکلر منصوبہ۔

7۔ گریٹر تھل کینال میں کھالوں کی تعمیر۔

8۔ بلڈوزروں کی دی گئی سبسڈی۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

پنجاب کی بارہ مارکیٹ کمیٹیوں میں خود تشخیصی نظام کے اجرائ کی تفصیلات

*5238: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹیاں صوبہ بھر میں اپنے نوٹیفائیڈ علاقوں سے تمام اداروں سے واجب الادا ٹیکس خود وصول کیا کرتی تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رواں سال لاہور کی پانچ مارکیٹ کمیٹیوں سمیت پنجاب کی (12) بارہ مارکیٹ کمیٹیوں میں خود تشخیصی نظام کا اجراء کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس خود تشخیصی نظام کے اجراء سے سرکاری ریونیو میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے اور لاہور کی دو مارکیٹ کمیٹیوں کے ترقیاتی کام اور کئی ملازمین کی تنخواہیں کئی مہینوں سے رکی ہوئی ہیں؟

(د) اگر یہ درست ہے کہ تو کیا حکومت اس خود تشخصی نظام کو ختم کرنے، وہی پرانا نظام بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 16 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مارکیٹ کمیٹیاں صوبہ بھر میں اپنے نوٹیفائیڈ علاقوں میں تمام اداروں سے ٹیکس وصول کرتی ہیں بلکہ وہ قواعد کے مطابق صرف زرعی اجناس کا کاروبار کرنے والے لوگوں سے واجب الادا ٹیکس بصورت لائسنس فیس اور مارکیٹ فیس وصول کرتیں ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ لاہور کی 5 مارکیٹ کمیٹیوں سمیت پنجاب کی 12 مارکیٹ کمیٹیوں میں تجرباتی طور پر خود تشخیصی نظام کا اجراء کیا گیا۔

(ج) یہ درست ہے کہ خود تشخیصی نظام کے اجراء سے مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن میں کمی واقع ہوئی ہے اور لاہور میں صرف دو مارکیٹ کمیٹیوں، کوٹ لکھپت اور ملتان روڈ میں ترقیاتی کام اور تنخواہیں متاثر ہوئی ہیں لیکن اس مسئلے کے سدباب کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں جس میں تمام پنجاب کی مارکیٹ کمیٹیوں کو روزانہ کی بنیاد پر اپنے ریونیو کولیکشن کی رپورٹ حکومت کو بذریعہ email ارسال کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جس کمیٹی کی ریونیو کولیکشن میں نمایاں کمی ہوتی ہے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

چونکہ کسی بھی نئے نظام کی کامیابی کے لئے اس کو مکمل طور پر سمجھنا بہت ضروری ہوتا ہے اس لئے خود تشخیصی نظام کی مکمل آگاہی کے لئے مارکیٹ کمیٹیوں کے ملازمین / اداروں کے لئے تربیتی پروگرام کروائے جارہے ہیں۔ان تمام اقدامات کی وجہ سے تنخواہوں کی ادائیگی / ترقیاتی کاموں میں واضح بہتری آرہی ہے۔

(د) چونکہ نئے نظام میں کوئی خامی نہیں اس لئے سردست حکومت کے پیش نظر اس کو ختم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)</u>

کپاس کی پیداوار کی تفصیلات

*5738: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی کپاس کی پیداوار پورے ملک کی کپاس کی پیداوار کا 75 فیصد سے زائد ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو پنجاب میں کپاس کا زیر کاشت رقبہ کتنے ایکڑ ہے کیا حکومت کپاس کے زیر کاشت رقبہ کو بڑھانے کے لئے کپاس کے کاشتکاروں کو کچھ ترغیبات دے رہی ہے اور کیا ان ترغیبات میں کیڑے مار ادویات پر کچھ سبسڈی بھی شامل ہے؟

(ج) اگر نہیں تو کیا حکومت ان ادویات پر کچھ سبسڈی دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم فروری 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) موجودہ سال 12-2011 میں کپاس کی کاشت 62 لاکھ 10 ہزار ایکڑ پر ہوئی۔ B-T Cotton کی اقسام کی منظوری سے کیڑے مار ادویات کا استعمال نہایت کم ہونے سے کاشت کے اخراجات میں کمی آئی ہے۔ کپاس کا زیر کاشت رقبہ بڑھانے کے لئے ڈرپ اریگیشن سکیم متعارف کرائی جا رہی ہے۔ چونکہ کیڑے مار ادویات مارکیٹ میں آسانی سے دستیاب ہیں اور زیادہ مہنگی بھی نہیں ہیں اس لئے فی الحال ان پر سبسڈی کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

(ج) فی الحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 31 دسمبر 2011)

یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد میں ہوسٹلز کے مسائل

6497*: چودھری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد کے Hostels کی حالت انتہائی خراب ہے اور ہاسٹل کے 4 طلبہ کی گنجائش والے کمرے میں 10 طلبا رہائش پذیر ہیں، طلبا کو ضروری سہولیات دستیاب نہیں بلکہ ان کی تعلیمی سرگرمیوں بھی بری طرح متاثر ہو رہی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ہوسٹل میں رہائش پذیر طلبا کی مشکلات دور کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 24 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 28 جولائی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ یونیورسٹی کی موجودہ عمارت کو 1970 کی دہائی میں 2500 سے 3000 طلباء وطالبات کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا تھا۔ حکومت کی ہدایات کے مطابق یونیورسٹی کو ہر سال داخلوں کی تعداد میں 10 فیصد اضافہ کرنا پڑتا ہے جس سے طلباء وطالبات کی تعداد بڑھتے بڑھتے اب 10810 ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے ہاسٹلز میں طلباء وطالبات کی رہائش گنجائش سے زیادہ ہو گئی ہے۔

(ب) حکومت طلبا اور طالبات کی اس پریشانی سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس وقت 5 ہاسٹلز زیر تعمیر ہیں جن میں 1000 طلبا کے ٹھہرنے کی گنجائش ہو گی۔ ان کی تعمیر کے بعد ہاسٹل میں رش کافی حد تک کم ہو جائے گا۔ چونکہ زرعی یونیورسٹی بھی پاکستان کی باقی یونیورسٹیوں کی طرح مالی مشکلات کا شکار ہے لہذا جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے مزید ہاسٹل کی تعمیر سے طلبا کی رہائش کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 31 دسمبر 2011)

فیصل آباد-مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6502: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) فیصل آباد میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 09-2008 اور 10-2009 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل سال وائز بتائیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی طرف سے ان دو سالوں کے دوران کون کون سے منصوبے مکمل کئے گئے اور ان پر کتنی لاگت آئی ہے؟

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز / چیئرمینز کے نام و پتہ جات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 24 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 30 جولائی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) فیصل آباد میں کل 6 مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:

1۔ فیصل آباد 2۔ جڑانوالہ 3۔ سمندری 4۔ تاندلیانوالہ 5۔ چک جھمرہ 6۔ ماموں کانجن

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 2008-09 اور 2009-10 کی کل آمدن 28 کروڑ 76 لاکھ 75 ہزار 898 روپے اور کل خراجات 16 کروڑ 35 لاکھ 3 ہزار 284 روپے ہیں۔ ان کمیٹیوں کی سال وار آمدن اور اخراجات کی علیحدہ علیحدہ تفصیل گوشوارہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ذرائع آمدن میں لائسنس فیس، تجدید لائسنس فیس، مارکیٹ فیس، پھڑئے کا کرایہ، منڈیوں میں پلاٹ / دکانوں کی نیلامی اور پارکنگ فیس شامل ہے۔

(د) ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کی طرف سے ان دو سالوں میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت، سٹریٹ لائیٹس، دکانات، پلیٹ فارم (پھڑ)، پانی والی ٹینکیاں، بیت الخلاء، چار

دیواری، کوارٹرز، چاردیواری کے جنگلہ اور گیٹ وغیرہ کی تعمیر ومرمت جیسے منصوبے مکمل کیے گئے جن پر کل 91لاکھ 91ہزار 58روپے خرچ ہوئے۔ کمیٹیوں کے نام، منصوبہ جات اور لاگت کی علیحدہ علیحدہ تفصیل گوشوارہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں میں ایڈمنسٹریٹرز تعینات ہیں جن کے نام وپتہ جات اس طرح سے ہیں۔

نام مارکیٹ کمیٹی	نام چیئرمین	پتہ جات
فیصل آباد	محمد اکبر	مکان نمبر P-185 گلی نمبر 1 چوک امین آباد نمبر 2 ،فیصل آباد
جڑانوالہ	راجہ محمد امیر اسلم	نیا بازار گلی نمبر 4 مسلم لیگ ہاؤس، جڑانوالہ
سمندری	چودھری محمد اسلم	حویلی کامران والی شریفہ آباد فیصل آباد روڈ، سمندری
تاندلیانوالہ	جعفر علی ہوچا	چک نمبر GB-420 آبادی ہوچا تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد
چک جھمرہ	سرفراز خان	مکان نمبر 597 محلہ نظام آباد، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور
ماموں کانجن	رانا محمد اسلم	راجپوت ہاؤس طارق کالونی ماموں کانجن

(تاریخ وصولی جواب 30دسمبر 2011)

ضلع سرگودھا۔ سبزی وفروٹ منڈیوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*7471: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں سبزی منڈی وفروٹ منڈی کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان فروٹ وسبزی منڈیوں کا کنٹرول کس کے پاس ہے؟

(ج) ہر سبزی و فروٹ منڈی میں کتنی دوکانیں ہیں، کتنی سرکاری اور کتنی پرائیویٹ مالکان کی ہیں؟

(د) سرکاری دکانیں کرایہ / لیز / رینٹ پر دینے کا اختیار کس کے پاس ہے؟

(ہ) ان سبزی و فروٹ منڈیوں سے حکومت کو سال 10-2009 میں کتنی آمدن ہوئی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2010 تاریخ ترسیل 6 اکتوبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع سرگودھا میں 2 سبزی و فروٹ منڈیاں ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:

1۔ سبزی و فروٹ منڈی سرگودھا 2۔ سبزی و فروٹ منڈی بھلوال

(ب) دونوں سبزی و فروٹ منڈیوں کا کنٹرول بالترتیب مارکیٹ کمیٹی سرگودھا اور مارکیٹ کمیٹی بھلوال کے پاس ہے۔

(ج) سبزی و فروٹ منڈی سرگودھا اور بھلوال میں کل 112 دوکانات ہیں جن کی تفصیل اس طرح سے ہے:

نام	سرکاری دوکانیں	پرائیویٹ دوکانیں	میزان
سبزی و فروٹ منڈی سرگودھا	59	17	76
سبزی و فروٹ منڈی بھلوال	--	36	36
میزان	59	53	112

(د) متعلقہ مارکیٹ کمیٹی جب بھی اپنی پراپرٹی کرایہ / لیز/ رینٹ پر دینا چاہتی ہے تو سب سے پہلے دفعہ 14 کے تحت گورنمنٹ سے منظوری لیتی ہے۔ گورنمنٹ نے اس امر کے لئے DCO کی سربراہی میں نیلام /آکشن کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو کہ منظوری کے بعد نیلامی کے لئے کارروائی کرتی ہے۔

(ہ) ان سبزی وفروٹ منڈیوں سے حکومت کو سال 10-2009 کے دوران 15 لاکھ 9 ہزار 888 روپے کی آمدن ہوئی۔ تفصیل اس طرح سے ہے:

سبزی وفروٹ منڈی سرگودھا	12 لاکھ 13 ہزار 888 روپے
سبزی وفروٹ منڈی بھلوال	2 لاکھ 96 ہزار روپے

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

ضلع اوکاڑہ، کسانوں کو فراہم کی گئیں سہولیات کی تفصیلات

*7658: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ 2009 اور 2010 میں محکمہ نے بیج، زرعی ادویات اور زرعی الات کیلئے ودیگر کون کونسی سہولیات چھوٹے کسانوں کو فراہم کی اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ فنڈز کا غلط استعمال کیا جارہا ہے محکمہ کے افسران /اہلکاران اپنے پسندیدہ زمینداروں کو سہولتیں فراہم کرتے ہیں اور چھوٹے کسانوں کو کوئی سہولت فراہم نہیں کی جاتی؟

(تاریخ وصولی 12 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 21 دسمبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت نے ضلع اوکاڑہ میں 2009 اور 2010 میں کسانوں کو مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کیں۔

ضلع اوکاڑہ میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے 44 ڈیلرز کسانوں کو تصدیق شدہ بیج مہیا کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔اس شعبہ نے سال 2009 اور 2010 کے دوران جن مختلف فصلات کے تصدیق شدہ بیج زمینداروں کو مہیا کئے ان کی تفصیل اس طرح سے ہے:-

سال	گندم (50 کلو تھیلا)	کپاس (20 کلو تھیلا)	مونجی (20 کلو تھیلا)	ہائبرڈ مکئی (20 کلو تھیلا)	سبزیات (کلو گرام)
2009	23297	815	3789	176	200
2010	8349	147	10374	129	240

چونکہ حکومت زرعی ادویات پر کوئی سبسڈی نہیں دیتی لہٰذا مذکورہ عرصے میں زرعی ادویات کی مد میں کوئی خرچہ نہیں ہوا البتہ حکومت پنجاب جعلی زرعی ادویات کے تدارک کے لئے دن رات کوشاں ہیں جس کی وجہ سے ملاوٹ میں بہت حد تک کمی آچکی ہے۔

حکومت پنجاب نے زرعی آلات کی فراہمی سکیم ملٹی کراپ کے تحت کل 528 زرعی آلات چھوٹے کسانوں کو نصف قیمت پر فراہم کئے جن پر 1 کروڑ 90 لاکھ 30 ہزار روپے لاگت آئی۔ نیز فوڈ سیکیورٹی سکیم کے تحت کل 341 زرعی آلات چھوٹے کسانوں کو فراہم کئے جن پر 1 کروڑ 72 لاکھ روپے لاگت آئی۔

اس کے علاوہ مالی سال 09-2008 اور 2009 تا دسمبر 2010 میں ضلع میں 60 زمینداروں کو ہمواری زمین (Leveling) کے لئے بلڈوزر کی سہولت دی گئی۔اس مقصد کے لئے محکمہ نے 85 لاکھ 44 ہزار 300 روپے کی سبسڈی دی۔ علاوہ ازیں اسی عرصہ میں 146 زمینداروں ٹیوب ویل بور کرنے کی سہولت دی گئی۔ متذکرہ عرصہ میں بالترتیب 44 اور 119 رزسسٹیویٹی (Resistivity) میٹر سروے کئے گئے تاکہ ٹیوب ویل ناکام ہونے کے اندیشہ سے بچنے کے لئے بورنگ سے پہلے کامیابی کا تعین کیا جاسکے۔

گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت مالی سال 09-2008 میں ضلع اوکاڑہ میں 273 اور مالی سال 10-2009 میں 269 ٹریکٹر چھوٹے کسانوں میں تقسیم کئے گئے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ بیشتر سکیمیں چھوٹے کسانوں کے لئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 31 دسمبر 2011)

ضلع اوکاڑہ، بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*7659: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ محکمہ زراعت کو 2008 سے اب تک کل کتنے فنڈز جاری کئے گئے اس کی سال وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع اوکاڑہ محکمہ زراعت کل کتنا سٹاف ہے اس کی سکیل وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کتنے ایسے افسران / اہلکاران ہیں جو پچھلے پانچ سالوں سے ایک ہی سیٹ پر کام کر رہے ہیں اوران کے تبادلہ نہ کرنے کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(تاریخ وصولی 12 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 21 دسمبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ زراعت کو 09-2008 سے 11-2010 تک کل 49 کروڑ 71 لاکھ 15 ہزار 212 روپے کے فنڈز جاری کئے گئے۔ سال وائز تفصیل اس طرح سے ہے:

2008-09	16 کروڑ 43 لاکھ 58 ہزار 693 روپے
2009-10	19 کروڑ 22 لاکھ 83 ہزار 662 روپے
2010-11	16 کروڑ 23 لاکھ 53 ہزار 57 روپے

(ب) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ زراعت کی کل 414 منظور شدہ اسامیوں میں سے 373 پر ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 41 اسامیاں خالی ہیں۔ سکیل وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قواعد کے مطابق سکیل 1تا16 کے تمام ملازمین ضلع سے باہر ٹرانسفر پالیسی سے مستثنیٰ ہیں۔ علاوہ ازیں تحقیقی اداروں میں کام کرنے والے گزیٹڈ ملازمین کو بھی اس ٹرانسفر پالیسی سے اشتناء حاصل ہے۔ان کے علاوہ وہ تمام گزیٹڈ آفیسران جو ضلع اوکاڑہ میں عرصہ پانچ سال سے زیادہ تعینات ہیں ان کی تعداد 9 ہے۔ چونکہ ان کے خلاف کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اور ان کی کارکردگی بھی تسلی بخش ہے اس لئے ان کو ٹرانسفر نہیں کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

ساہیوال (ضلع سرگودھا) میں غلہ منڈی قائم کرنے کا معاملہ

*8221: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال ضلع سرگودھا میں غلہ منڈی نہ ہے،اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا ساہیوال میں کوئی مارکیٹ کمیٹی ہے اگر ہے تو اس کے چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کون ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس شہر میں جلد از جلد غلہ منڈی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 دسمبر 2010 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ساہیوال ضلع سرگودھا میں کوئی غلہ منڈی نہ ہے کیونکہ ساہیوال ایک چھوٹا قصبہ ہے اور یہاں کے زمیندار / بیوپاری حضرات اپنی اجناس قریبی بڑی غلہ منڈی سرگودھا اور غلہ منڈی سلانوالی میں لے جانے کو ترجیح دیتے ہیں اور نہ ہی آج تک زمینداروں اور بیوپاریوں نے یہاں غلہ منڈی کے قیام کا مطالبہ کیا ہے۔

(ب) ساہیوال میں کوئی مارکیٹ کمیٹی نہ ہے۔

(ج) اس کا جواب جزو "الف" میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

ضلع قصور: کاشتکاروں کو سبسڈی پر دیئے گئے ٹریکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8268: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں محکمہ زراعت نے سال 10۔2009 میں کتنے کاشتکاروں کو وزیر اعلیٰ پروگرام کے تحت سبسڈی پر ٹریکٹر مہیا کئے گئے، تحصیل وائز تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں محکمہ زراعت نے ضلع قصور میں کتنے کاشتکاروں کو سبسڈی پر زرعی آلات مہیا کئے؟

(ج) ضلع قصور میں مارکیٹ کمیٹیوں کے کتنے دفاتر ہیں، ان کے چیئرمین، وائس چیئرمین کے کوائف اور کمیٹیوں کی 11-2010 کی آمدن و اخراجات سے آگاہ کریں؟

(د) محکمہ اصلاح آبپاشی نے اب تک ضلع میں کتنے کھالوں کو پختہ کیا اور کتنا ٹارگٹ ہے پختہ کئے گئے کھالوں پر کتنی لاگت آئی ہے اور یہ منصوبہ کب تک جاری رہے گا؟

(تاریخ وصولی 23 دسمبر 2010 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع قصور میں حکومت پنجاب کی طرف سے سال 10-2009 میں کل 254 گرین ٹریکٹرز تقسیم کئے گئے جن کی تحصیل وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

تحصیل قصور	80
تحصیل چونیاں	82
تحصیل پتوکی	63
تحصیل کوٹ رادھاکشن	29

(ب) ضلع قصور میں سال 2009-10 میں محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی طرف سے 1541 کاشتکاروں میں 50 فیصد رعایتی نرخوں پر زرعی آلات فراہم کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع قصور میں مارکیٹ کمیٹیوں کے 7 دفاتر ہیں ان میں اس وقت چیئرمین اور وائس چیئرمین کی بجائے ایڈمنسٹریٹر اور ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر تعینات ہیں۔ کوائف ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں-

ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 2010-11 کی کل آمدن 2 کروڑ 16 لاکھ 59 ہزار 800 روپے اور کل اخراجات 1 کروڑ 85 لاکھ 78 ہزار 531 روپے ہیں- کمیٹی وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(د) ضلع قصور میں کل 1628 نہری کھالا جات ہیں جن میں سے اب تک 873 کھالوں کو پختہ کیا جا چکا ہے جن پر 39 کروڑ 62 لاکھ 20 ہزار روپے لاگت آئی ہے-قومی پروگرام برائے اصلاح کھالاجات (NPIW) کے تحت مالی سال 2010-11 میں مزید 108 کھالا جات کو پختہ کرنے کا ہدف تھا-یہ منصوبہ 30 جون 2012 تک جاری رہے گا-

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

بین الاقوامی منڈی میں چاول رجسٹرڈ کروانے کی تفصیلات

*8390: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اعلیٰ کوالٹی باسمتی چاول صرف پاکستان کے صوبہ پنجاب میں پایا جاتا ہے؟

(ب) کیا محکمہ زراعت نے بین الاقوامی منڈی میں اپنے چاول رجسٹرڈ کروانے کے لئے کوئی کوشش کی ہے؟

(تاریخ وصولی 17 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ زراعت نے وفاقی حکومت کی Devolution پالیسی سے پہلے وفاقی وزراتِ خوراک وزراعت کے تعاون سے یورپ میں باسمتی چاول کی اقسام باسمتی 370، باسمتی پاک اور سپر باسمتی رجسٹرڈ کروائی جو کہ برآمد کی جارہی ہیں۔ نئی اقسام کی رجسٹریشن کے لئے اب حکومت پنجاب Devolution پالیسی پر عمل درآمد ہونے کے بعد وفاقی وزرات صنعت وپیداوار سے رابطہ میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

محکمہ زراعی فارموں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*8511: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ زراعت کے کل کتنے زرعی فارمز ہیں؟

(ب) ان زرعی فارمز کی سال 10-2009 اور 11-2010 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) ان زرعی فارمز پر کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(د) کیا حکومت ان زرعی فارمز کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 25 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت پنجاب کے کل 58 زرعی فارمز ہیں۔

(ب) ان زرعی فارمز کی مذکورہ سالوں میں کل آمدن 33 کروڑ 34 لاکھ 97 ہزار 207 روپے اور کل اخراجات 37 کروڑ 19 لاکھ 85 ہزار 65 روپے رہے۔ سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

	2009-10	2010-11
آمدن	16 کروڑ 57 لاکھ 51 ہزار 879 روپے	16 کروڑ 77 لاکھ 45 ہزار 328 روپے
اخراجات	18 کروڑ 2 لاکھ 22 ہزار 33 روپے	19 کروڑ 17 لاکھ 63 ہزار 32 روپے

(ج) ان زرعی فارمز پر مندرجہ ذیل فصلات پر ریسرچ کی جاتی ہے:
گندم، کپاس، دھان، مکئی، چنا، مونگ پھلی، روغندار اجناس، سبزیات، ٹنل فارمنگ، لوسرن، برسیم، جوار، باجرہ، جئی، رواں، سدابہار، گراسر، سرسوں، رایا اور توریا۔

(د) جی ہاں! حکومت پنجاب ان زرعی فارمز کی بحیثیت مجموعی کارکردگی سے مطمئن ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

پنجاب سیڈ کارپوریشن کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*8531: محترمہ قمر عامر چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے لئے 2009-10 اور 2010-11 کے دوران کتنا ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) کیا مندرجہ بالا بجٹ تمام کا تمام خرچ ہو گیا ہے یا کوئی رقم Excess and Surrender بھی ہوئیں؟

(ج) کیا ترقیاتی بجٹ سے کوئی رقم انتظامی اخراجات کے لئے Appropriate کی گئی، اگر ایسا ہوا تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 19 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 25 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب سیڈ کارپوریشن کے لئے ترقیاتی وغیر ترقیاتی مد میں کوئی بجٹ مختص نہیں کیا جاتا۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن ایک خود مختار ادارہ ہے۔ پی ایس سی ایکٹ 1976 کے تحت ادارہ اپنے تمام اخراجات اپنے ذرائع سے پورے کرتا ہے۔

(ب) چونکہ حکومت پنجاب، پنجاب سیڈ کارپوریشن کے لئے کوئی بجٹ مختص نہیں کرتی لہٰذا کوئی رقم Excess and Surrender نہیں ہوتی۔

(ج) اس جزو کا جواب جزو (الف) اور جز (ب) میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

ضلع وہاڑی، کسانوں کی ٹریننگ کے ادارے ریڈک کی تفصیلات

*8595: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وہاڑی میں کسانوں کی ٹریننگ کا ایک ادارہ ریڈک RAEDC موجود ہے، اس ادارے کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب اسے زرعی کالج کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 25 اپریل 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ وہاڑی میں کسانوں اور محکمہ زراعت کے فیلڈ سٹاف کے لئے زرعی مسائل پر تربیت کا ایک ادارہ ریڈک (RAEDC) (Regional Agricultural Economic Development Centre موجود ہے۔

اس ادارے کا کل رقبہ 65 ایکڑ ہے۔

(ب) جی نہیں۔ فی الحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

ضلع گجرات، کھال پختہ کرنے کی تفصیلات

*8612: چودھری عبداللہ یوسف: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ انہار نے سال 10-2009 کے دوران کتنے کھال پختہ کئے گئے ان کی تعداد اور لمبائی کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) جو کھال ابھی تک پختہ نہیں کئے گئے کیا وہ سال 11-2010 میں پختہ کر دیئے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی 24 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) کھالاجات کی اصلاح کرنا محکمہ انہار نہیں بلکہ محکمہ زراعت کی ذمہ داری میں آتا ہے۔ ضلع گجرات میں سال 2009-10 میں کوئی کھالا پختہ نہ کیا گیا۔

(ب) متعلقہ زمینداروں کی طرف سے درخواستیں موصول ہونے کی صورت میں محکمہ زراعت بقیہ کھالاجات کی اصلاح کے لئے غور کرے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

ضلع راولپنڈی، مشینری کی تفصیلات

*8625: محترمہ قمر عامر چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ زرعی انجینئرنگ کے پاس کتنی مشینری ہے؟
(ب) کتنی مشینری ناکارہ ہے اور کتنی چالو حالت میں؟
(ج) کیا محکمہ زرعی انجینئرنگ اس مشینری کو کسانوں اور زمینداروں کو کرایہ پر مہیا کرتا ہے اگر ہاں ہے تو مالی سال 10-2009 اور 11-2010 میں محکمہ کو اس مد میں کتنی آمدن ہوئی؟

(تاریخ وصولی 24 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 25 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت شعبہ زرعی انجینئرنگ ضلع راولپنڈی میں درج ذیل مشینری ہے:۔

نام مشینری	تعداد	نام مشینری	تعداد
1-بلڈوزر	14	پاور ڈرلنگ رگ	7
3-بورنگ پلانٹس ہینڈ	5	4-ایئر کمپریسر	2
5-رزسٹیویٹی میٹر	1		

(ب) محکمہ زراعت شعبہ زرعی انجینئرنگ ضلع راولپنڈی میں درج ذیل مشینری ناکارہ اور چالو حالت میں ہے۔

نام مشینری	ناکارہ	چالو حالت	نام مشینری	ناکارہ	چالو حالت
1-بلڈوزر	- - -	14	2-پاور ڈرلنگ رگ	4	3
3-بورنگ پلانٹس ہینڈ	2	3	4-ایئر کمپریسر	- - -	2
5-رزسٹیویٹی میٹر	- - -	1			

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ زرعی انجینئرنگ یہ مشینری کسانوں کو رعائتی نرخوں پر مہیا کرتا ہے۔ درج بالا مشینری سے مذکورہ سالوں میں کل 1 کروڑ 43 لاکھ 17 ہزار 459 روپے آمدن ہوئی۔ سال وار آمدن کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

2009-10 84لاکھ 53ہزار 288روپے

2010-11 58لاکھ 64ہزار 171روپے

(تاریخ وصولی جواب 30دسمبر 2011)

ضلع اوکاڑہ، مارکیٹ کمیٹیوں کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*8767: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں مارکیٹ کمیٹیوں کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 09-2008اور 10-2009کی آمدن و اخراجات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ذرائع آمدن کیا ہیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے مذکورہ بالا عرصہ میں کتنی فیس اکٹھی کی اور کن کن مدوں میں کمیٹی وائز علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) ان کمیٹیوں کے سیکرٹری کون کون ہیں ان کے ناموں و عرصہ تعیناتی سے بھی آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 8فروری 2011 تاریخ ترسیل 21مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع اوکاڑہ میں مارکیٹ کمیٹیوں کے 6دفاتر ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:

1۔مارکیٹ کمیٹی اوکاڑہ

2۔مارکیٹ کمیٹی رینالہ خورد

3۔مارکیٹ کمیٹی دیپالپور

4۔مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم

5۔مارکیٹ کمیٹی حویلی لکھا

6۔مارکیٹ کمیٹی بصیرپور

(ب) ضلع اوکاڑہ میں مارکیٹ کمیٹی کی سال 09-2008 اور 10-2009 کی کل آمدن 12 کروڑ 22 لاکھ 94 ہزار 848 اور کل اخراجات 12 کروڑ 69 لاکھ 17 ہزار 216 روپے تھے۔ کمیٹی وار / سال وار آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹیوں کے ذرائع آمدن میں وصولی لائسنس فیس، مارکیٹ فیس، زرعی اجناس نوٹیفائیڈ مارکیٹ ایریا غلہ وسبزی فروٹ منڈی، شوگر مل، رائس مل، فلور مل، کولڈ سٹوریج، تھوک فروش / کریانہ، آئل مل، فیڈ مل، گھی مل، کاٹن وجیننگ فیکٹری، ڈیلر زرعی اجناس اور چکی مشین (آٹا و چاول) وغیرہ شامل ہیں۔

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے مذکورہ سالوں میں لائسنس فیس، مارکیٹ فیس اور متفرق مدات میں کل 12 کروڑ 22 لاکھ 94 ہزار 848 روپے فیس اکٹھی کی۔ کمیٹی وائز علیحدہ علیحدہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان مارکیٹوں کے سیکرٹری صاحبان کے نام اور عرصہ تعیناتی اس طرح سے ہے:

نام مارکیٹ کمیٹی	نام سیکرٹری	عرصہ تعیناتی
اوکاڑہ	محمد امین	01-01-2011
رینالہ خورد	چودھری عبدالشکور	20-01-2011
دیپالپور	مشتاق احمد بودلہ (اضافی چارج)	10-12-2010
حجرہ شاہ مقیم	مشتاق احمد بودلہ	01-04-2006
حویلی لکھا	محمد نواز	22-09-2010
بصیرپور	عمران نقوی	01-05-2011

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

ضلع اوکاڑہ، مارکیٹ کمیٹی بصیرپور میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8768: شیخ علاؤالدین: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع اوکاڑہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کررہے ہیں اور یہ کون کون سی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ؟

(ب) کتنے سب انسپکٹرز اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں انہوں نے 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کتنی فیس کن کن فیکٹریوں، کارخانوں و دیگر مدوں میں وصول کی اور کس اکاؤنٹ میں کن کن تاریخوں میں جمع کروائی، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں ؟

(ج) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کے سیکرٹری کے نام و عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں کیا ان کی تعیناتی کے دوران مارکیٹ فیس میں اضافہ ہوا یا کمی ہوئی، اگر کمی ہوئی تو اسکی وجوہات سے آگاہ کریں ؟

(د) مذکورہ سیکرٹری کی تعیناتی کے دوران مارکیٹ فیس وصولی کا کیا ٹارگٹ رکھا گیا اگر وہ ٹارگٹ Achieve نہیں کیا گیا تو اس کے ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی، اگر نہیں تو کیوں ؟

(تاریخ وصولی 08 فروری 2011 تاریخ ترسیل 21 مئی 2011)

جواب

وزیرزراعت

(الف) مارکیٹ کمیٹی بصیرپور میں جو ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کے گریڈ، تعداد ملازمین اور ڈیوٹی کی تفصیل اس طرح سے ہے:-

گریڈ	تعداد ملازمین	عہدہ	تفصیل ڈیوٹی
15	1	سیکرٹری	مارکیٹ کمیٹی کے تمام جملہ امور کی نگرانی
7	3	سب انسپکٹر	ریکوری واجبات مارکیٹ کمیٹی و دیگر امور نرخنامہ وغیرہ
2	1	نائب قاصد	دفتری امور و نوٹیفائیڈ ایریا میں نوٹس وغیرہ دینا

دفتری امور و نوٹیفیائیڈ ایریا میں نوٹس وغیرہ دینا	نائب قاصد	1	1
دفتر کی املاک اور ریکارڈ کی حفاظت کرنا	چوکیدار	1	1

(ب) مذکورہ دونوں سالوں میں کل 5 سب انسپکٹروں نے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہوئے کل 35 لاکھ 5 ہزار 701 روپے کی ریکوری کی۔ سال وار فیکٹری / کارخانے / دیگر ذرائع اور اکاؤنٹ نمبرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ عرصے میں مارکیٹ کمیٹی کے سیکرٹری کا نام سید عمران حیدر نقوی تھا۔ ان کی اس مارکیٹ کمیٹی میں تعیناتی 11.05.2011 کو ہوئی اور گزشتہ مالی سال 11-2010 تک 4 لاکھ 24 ہزار 793 روپے مارکیٹ فیس جمع ہوئی جبکہ پچھلے سال کے اس عرصہ میں 2 لاکھ 18 ہزار 140 روپے مارکیٹ فیس جمع ہوئی تھی۔ مذکورہ سیکرٹری کی تعیناتی سے مارکیٹ فیس میں 94 فیصد اضافہ ہوا۔

(د) مذکورہ سیکرٹری کی تعیناتی کے دوران مارکیٹ کمیٹی کی فیس وصولی کا ٹارگٹ 4 لاکھ روپے تھا اور جیسا کہ جز (ج) میں درج ہے کہ اس نے ٹارگٹ سے 7 فیصد زیادہ وصول کیا۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

ضلع اوکاڑہ، مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرو دیگر تفصیلات

*8770: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع اوکاڑہ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز کون کون ہیں وہ کتنے عرصہ سے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ان کی عرصہ تعیناتی کے دوران مارکیٹ کمیٹیوں کی فیسوں میں اضافہ ہوا یا کمی، اگر کمی ہوئی تو اسکے ذمہ داران کون تھے کیا انکے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان ایڈمنسٹریٹرز کی تعیناتی کے دوران محکمہ کے پنشنرز حضرات اپنی پنشن لینے سے محروم ہو گئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنشنرز حضرات عرصہ ایک سال سے اپنی پنشن بروقت وصول کرنے سے محروم چلے آرہے ہیں؟

(ہ) پنشنرز حضرات کو پنشن بروقت نہ ملنے کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں اور ان کے ذمہ داران کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 08 فروری 2011 تاریخ ترسیل 21 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع اوکاڑہ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز کی تفصیل معہ عرصہ تعیناتی اس طرح سے ہے:

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	نام ایڈمنسٹریٹر	عرصہ تعیناتی
1	اوکاڑہ	ملک اللہ دِتہ کھوکھر (چیرمین)	01-10-2010 تاحال
2	رینالہ خورد	محمد طارق (EADA E&M)	28-07-2010 تاحال
3	دیپالپور	سعید احمد خدری بھٹہ	14-08-2010 تاحال
4	حجرہ شاہ مقیم	میاں شریف ظفر جوئیہ	01-07-2010 تاحال
5	حویلی لکھا	محمد یوسف ریاض خان	02-08-2010 تاحال
6	بصیرپور	مرزا علی رضا بیگ	02-08-2010 تاحال

(ب) ان ایڈمنسٹریٹرز کی عرصہ تعیناتی کے دوران تمام مارکیٹ کمیٹیوں کی فیسوں میں مالی سال 10-2009 کے مقابلے میں 11-2010 میں مجموعی طور پر 43 لاکھ 79 ہزار 164 روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ کمیٹی وار / سال وار تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	سال 10-2009	سال 11-2010	اضافہ شدہ آمدن
1	اوکاڑہ	4288902/-	5955315/-	1666413/-

828184/-	3156806/-	2328622/-	رینالہ خورد	2
83618/-	2775998/-	2692380/-	دیپالپور	3
254551/-	1338932/-	1084381/-	حجرہ شاہ مقیم	4
300673/-	3780213/-	3479540/-	حویلی لکھا	5
1245825/-	2208596/-	962871/-	بصیرپور	6

(ج) یہ درست نہ ہے۔ تمام پنشنرز حضرات کو پنشن کی ادائیگی باقاعدگی سے ہر ماہ کی جارہی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ تمام پنشنر اپنی پنشن وصول کرنے سے محروم ہیں تاہم ایک ریٹائرڈ سب انسپکٹر کی گرایجوئٹی عدم دستیابی فنڈ کی وجہ سے مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کے ذمہ واجب الادا ہے۔

(ہ) جملہ پنشنرز حضرات کو پنشن ماہانہ بنیادوں پر ادا کی جارہی ہے۔ مارکیٹ کمیٹی حویلی لکھا سے پنشن وگرائجوئٹی کی مد میں ملنے والی رقم موصول ہوتے ہی مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کے ریٹائر سب انسپکٹر کو گرایجوئٹی ادا کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

اوکاڑہ، مارکیٹ کمیٹی بصیرپور میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*8771: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) مارکیٹ کمیٹی بصیرپور میں تعینات ایڈمنسٹریٹر کے نام و عہدہ بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ایڈمنسٹریٹر کی تعیناتی سے اب تک مذکورہ کمیٹی کی مارکیٹ فیس کی وصولی میں کمی ہوئی ہے، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں اور ان کے ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایڈمنسٹریٹر کی تعیناتی کے دوران مارکیٹ کمیٹی بصیرپور پنشنرز حضرات کے اکاؤنٹ میں جمع رقم کو بھی اپنے دفتری استعمال میں لے آئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنشنرز حضرات کے اکاؤنٹ میں جمع رقم صرف پنشنرز کی ادائیگی کیلئے رکھی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 08 فروری 2011 تاریخ ترسیل 21 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مارکیٹ کمیٹی بصیرپور میں تعینات ایڈمنسٹریٹر کا نام و عہدہ:-

نام ایڈمنسٹریٹر: مرزا علی بیگ عہدہ: ایڈمنسٹریٹر

(ب) یہ درست نہ ہے۔ موجودہ ایڈمنسٹریٹر کے دور میں سال 11-2010 میں مارکیٹ فیس کی وصولی 21 لاکھ 91 ہزار 219 روپے رہی جبکہ سال 10-2009 میں مارکیٹ فیس کی وصولی 9 لاکھ 2 ہزار 776 روپے تھی۔ اس طرح موجودہ ایڈمنسٹریٹر کی تعیناتی سے مارکیٹ فیس کی وصولی میں 142 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے۔ مذکورہ ایڈمنسٹریٹر کی تعیناتی کے دوران مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کا پنشن اکاؤنٹ پنشنرز کی ادائیگی کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہ ہوا ہے۔

(د) جی ہاں یہ درست ہے۔ پنشن اکاؤنٹ صرف پنشن کی ادائیگی کے لیے وقف ہوتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

سال 2010، گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت دیئے گئے ٹریکٹروں کی تفصیلات

*8790: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے سال 2010 میں گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت زمینداروں کو کل کتنے ٹریکٹر الاٹ کئے ان کی ضلع وار کل تعداد کتنی ہے۔ کیا تمام ٹریکٹر الاٹیوں کو وصول ہو گئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے ان ٹریکٹروں کی فروخت پر کوئی سبسڈی دی اور اگر ایسا ہے تو فی ٹریکٹر سبسڈی کتنی تھی اور ایک ٹریکٹر کتنی قیمت پر فراہم کیا گیا ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 09 فروری 2011 تاریخ ترسیل 21 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حکومت پنجاب نے مالی سال 10-2009 میں گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت کل 10,005 ٹریکٹر الاٹ کئے۔ ضلع وار ٹریکٹروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اب تک 9,994 ٹریکٹر کسانوں کو ڈیلور کئے جا چکے ہیں۔ 7 ٹریکٹروں کے کیس میں زمینداروں نے ابھی تک مکمل رقم کی ادائیگی متعلقہ کمپنی کو نہیں کی جبکہ 4 ٹریکٹروں کا کیس عدالت میں چل رہا ہے۔

(ب) جی ہاں حکومت پنجاب نے گرین ٹریکٹر سکیم میں فی ٹریکٹر 2 لاکھ روپے سبسڈی دی۔

مذکورہ سکیم میں ٹریکٹروں کی قیمت 4 لاکھ 49 ہزار روپے سے لے کر 12 لاکھ 20 ہزار روپے فی ٹریکٹر تھی جو کہ کسانوں نے اپنی مرضی کی کمپنی سے بُک کروائے لیکن ٹریکٹر کی اصل قیمت سے قطع نظر فی ٹریکٹر سبسڈی 2 لاکھ روپے کی یکساں سطح پر تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

ضلع اوکاڑہ، محکمہ کی اراضی و دیگر تفصیلات

*8934: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ زراعت کے پاس کتنی زرعی زمین ہے؟

(ب) کیا محکمہ زراعت متذکرہ بالا زمین خود کاشت کرواتا ہے یا کہ سالانہ ٹھیکہ پر دیتا ہے یا ایک فصل کی بنیاد پر ٹھیکہ دیا جاتا ہے؟

(ج) سال 2009 اور 2010 کے دوران مذکورہ اراضی سے سالانہ کتنی آمدنی ہوئی ہے؟

(د) محکمہ اپنی زمین پر کاشت کو یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 21 فروری 2011 تاریخ ترسیل 5 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع اوکاڑہ میں سٹرس ریسرچ انسٹیٹیوٹ (Citrus Research Institute) کے پاس رینالہ خورد میں 161 ایکڑ زرعی اراضی زیر استعمال ہے جو کہ پنجاب لینڈ کمیشن کی ملکیت ہے۔

(ب) رقبہ ہذا کو محکمہ زراعت ٹھیکے پر دینے کی بجائے خود کاشت کرتا ہے۔ اس رقبہ میں ترشاوہ پھل کی مختلف اقسام کاشت کی جاتی ہیں اور ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن (Horticultural Research Station) ساہیوال اس کے انتظامی امور کا ذمہ دار ہے۔

(ج) سال 2009-10 میں مذکورہ رقبہ سے 27 لاکھ 72 ہزار 667 روپے آمدنی حاصل ہوئی۔

(د) محکمہ نے اپنی رقبہ پر کاشت کو یقینی بنانے کے لئے کئی اقدام اٹھائے ہیں جس میں زمین کو بذریعہ لیزر لیول کروایا گیا۔ پھر رقبہ ہذا میں ترشاوہ پھلوں کی مختلف اقسام لگوائی گئیں۔ بغیر بیج کے گریپ فروٹ کا بلاک لگایا گیا۔ علاوہ ازیں مالٹے وغیرہ کی بغیر بیج والی اقسام لگانے کے علاوہ مزید رقبہ پر گریپ فروٹ کے پودے لگوائے گئے۔ اب ترشاوہ نرسری بڑھانے کے لئے آئندہ موسم یعنی ستمبر اکتوبر میں کھٹی کا بیج لگانے کا منصوبہ ہے تاکہ کثیر تعداد میں پودے تیار ہو سکیں۔ مزید برآں آئندہ موسم خزاں کے اوائل میں علاقے کی مطابقت کے لحاظ سے کھجور کے پودے لگانے کا پروگرام ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

ضلع وہاڑی، مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8939: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں کل کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 10-2009 اور 11-2010 کی آمدن بتائیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے سال 10-2009 اور 11-2010 کے اخراجات مدوائز بتائیں؟

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے کتنے سالانہ اخراجات ہیں؟

(و) ان کمیٹیوں نے سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کتنی رقم سالانہ کہاں کہاں خرچ کی؟

(تاریخ وصولی 23 فروری 2011 تاریخ ترسیل 2 جون 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع وہاڑی میں کل 3 مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جن کے نام اس طرح سے ہیں۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی وہاڑی 2۔ مارکیٹ کمیٹی بوریوالہ 3۔ مارکیٹ کمیٹی میلسی

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال وار کل آمدن اس طرح سے ہے۔

2009-10	3 کروڑ 14 لاکھ 83 ہزار روپے
2010-11	2 کروڑ 80 لاکھ 98 ہزار 821 روپے

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن کے ذرائع اس طرح سے ہیں:

لائسنس فیس، مارکیٹ فیس، فروختگی پلاٹس سبزی منڈی، کرایہ جات پراپرٹی، منافع سیونگ سرٹیفیکیٹس، کرایہ جات (سائیکل اسٹینڈ، پھڑے، کنٹین)

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے سال 2009-10 اور 2010-11 کے مدوائز اخراجات اس طرح سے ہیں۔

مالی سال	اسٹیبلشمنٹ	کنٹیجنٹ	ترقیاتی کام	متفرق	کل
2009-10	1کروڑ47 لاکھ69ہزار 680	30لاکھ85 ہزار109	3لاکھ68 ہزار564	32لاکھ93 ہزار371	2کروڑ15 لاکھ16ہزار 724
2010-11	1کروڑ70 لاکھ16ہزار 685	27لاکھ1 ہزار780	45لاکھ14 ہزار470	43لاکھ17 ہزار640	2کروڑ81 لاکھ50ہزار 535

(ہ)ان مارکیٹ کیمٹیوں کی کل 82 منظور شدہ اسامیوں میں سے 69 پر ملازمین کام کررہے ہیں جن کے سالانہ اخراجات ایک کروڑ70لاکھ 16ہزار685روپے ہیں۔

(و)مذکورہ سالوں میں کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے 2009-10اور2010-11 میں بالترتیب 12لاکھ 72ہزار289 روپے اور 51لاکھ 39ہزار52روپے کی رقم خرچ کی۔ یہ رقم جن منصوبوں پر خرچ کی گئی ان میں مرکز خریداری گندم، منڈیوں میں صفائی، پانی کی سہولیات، سٹریٹ لائٹس کا قیام اور ترقیاتی کام شامل ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30دسمبر 2011)

لاہور۔سبزی وفروٹ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8965:جناب محمد نوید انجم: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واہگہ ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن اور شالیمار ٹاؤن میں سبزی و فروٹ منڈیاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان منڈیوں کی سال 09-2008، 10-2009 اور 11-2010 کی آمدن بتائیں؟

(ج) ان منڈیوں میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور منڈیوں کے انچارج کے نام بتائیں؟

(د) ان منڈیوں کی صفائی کیلئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ہ) ان منڈیوں سے کوڑا کرکٹ اور دیگر فالتو اشیاء اٹھانے کے لئے کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟

(و) ہر منڈی میں کتنی دکانیں ہیں، تفصیل منڈی وائز بتائیں؟

(ز) حکومت ان منڈیوں میں جدید سہولیات فراہم کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 28 فروری 2011 تاریخ ترسیل 28 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) واہگہ ٹاؤن میں سبزی و فروٹ منڈی جلو موڑ، سروس روڈ جلو موڑ لاہور پر واقع ہے۔

عزیز بھٹی ٹاؤن اور شالیمار ٹاؤن میں کوئی سبزی و فروٹ منڈی نہ ہے۔

(ب) سبزی و فروٹ منڈی جلو موڑ دکانوں کی تعمیر کی وجہ سے نان فنکشنل ہے اس لئے درج بالا سالوں کی کوئی آمدن نہ ہے۔

(ج) سبزی و فروٹ منڈی جلو موڑ میں مارکیٹ کمیٹی سنگھ پورہ نے 2 ملازمین تعینات کئے ہوئے ہیں جو زیر تعمیر دکانوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ انچارج کا نام حامد لطیف (انسپکٹر) ہے۔

(د) سبزی و فروٹ منڈی جلو موڑ دو کانوں کی تعمیر کی وجہ سے نان فنکشنل ہے اس لئے صفائی کے لئے کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

(ہ) جیسا کہ جزو (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ابھی سبزی و فروٹ منڈی جلو موڑ نان فنکشنل ہے لہٰذا وہاں پر کوئی سرکاری گاڑی نہیں ہے۔

(و)زیر تعمیر سبزی وفروٹ منڈی جلو موڑ میں دوکانوں کی کل تعداد 47 ہے۔

(ز) سبزی وفروٹ منڈی جلو موڑ میں دوکانوں کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد دیگر منڈیوں کی طرح تمام سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

ضلع راولپنڈی، محکمہ کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9163: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے کل کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب)ان دفاتر کے سال 10-2009 اور 11-2010 کے اخراجات اور آمدن سال وائز بتائیں؟

(ج) سب سے زیادہ اخراجات کس کس مد میں ہوئے؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کسانوں اور عوامی فلاح کے منصوبوں پر خرچ ہوئی، ان کی تفصیل منصوبہ وائز بتائیں؟

(تاریخ وصولی 28 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 8 جون 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے مختلف شعبہ جات جن میں ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، توسیع، پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول، فیلڈ / انجینئرنگ، شعبہ واٹر مینجمنٹ، کراپ رپورٹنگ سروس، انفارمیشن اور اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ شامل ہیں، کے دفاتر موجود ہیں جن کے نام اور جائے مقام کی تفصیل (کالم نمبر 4,3,2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ان دفاتر کے مذکورہ سالوں میں اخراجات بالترتیب 25 کروڑ 90 لاکھ 43 ہزار 424 روپے اور 25 کروڑ 68 لاکھ 67 ہزار 186 روپے رہے اور آمدن بالترتیب 3 کروڑ 5 لاکھ

88ہزار611روپےاور2کروڑ21لاکھ47ہزار900روپے رہے۔ تفصیل (کالم نمبر8,7,6,5)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سب سے زیادہ اخراجات ملازمین کی تنخواہوں، زرعی آلات / بلڈوزروں کے کرایہ پر دی گئی سبسڈی اور آپریشنل مدات میں ہوئے۔

(د) مذکورہ سالوں کے دوران کسانوں کی فلاح و بہبود کے منصوبہ جات اور ان پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب30دسمبر2011)

راولپنڈی، سبزی و فروٹ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9164: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی کی حدود میں کتنی سبزی و فروٹ منڈیاں ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ہر منڈی کا رقبہ کتنا ہے، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ج) ہر منڈی میں دوکانوں کی تفصیل علیحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(د) ان کی سال10۔2009اور11۔2010کی سال وائز آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ہ) ان کے آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

(و) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ز) ان منڈیوں میں صفائی کے لئے کتنے ملازمین ہیں اور کتنی مشینری ہے؟

(تاریخ وصولی28مارچ2011 تاریخ ترسیل6جون2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف)راولپنڈی کی حدود میں2عدد سبزی و فروٹ منڈیاں ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں۔

1۔سبزی و فروٹ منڈی شمس آباد، غیر	2۔ سبزی و فروٹ منڈی تحصیل گوجر خان

زرعیت کاروبار ہونے کی وجہ سے غیر فعال ہے۔	(پرائیویٹ)

(ب) 1۔ سبزی وفروٹ منڈی شمس آباد: رقبہ: 38کنال 07مرلہ

2۔ سبزی وفروٹ منڈی گوجر خان: رقبہ: 11کنال

(ج) 1۔ سبزی وفروٹ منڈی، شمس آباد دوکانات: 64

2۔ سبزی وفروٹ منڈی گوجر خان دوکانات: 32

(د) سبزی وفروٹ منڈی شمس آباد ضلع راولپنڈی غیر فعال ہے اس لیے مذکورہ سالوں کی کوئی آمدن اور اخراجات نہ ہیں۔

سبزی وفروٹ منڈی گوجر خان کی آمدن / اخراجات اس طرح سے ہیں:

2009-10 آمدن: 3لاکھ 6ہزار روپے اخراجات: 62ہزار روپے

2010-11 آمدن؛ 3لاکھ 60ہزار روپے اخراجات: 90ہزار روپے

(ہ) آمدن کے ذرائع: لائسنس فیس مارکیٹ فیس

(و) سبزی وفروٹ منڈی شمس آباد غیر فعال ہونے کی وجہ سے کوئی ملازم کام نہیں کر رہا ہے۔

سبزی وفروٹ منڈی گوجر خان کے 4ملازمین کام کر رہے ہیں جن میں ایک سب انسپکٹر اور 3 خاکروب شامل ہیں۔

(ز) سبزی وفروٹ منڈی گوجر خان میں صفائی کے 3ملازمین تعینات ہیں جبکہ صفائی کے لئے ہاتھ گاڑی کے سوا کوئی مشینری نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 30دسمبر 2011)</u>

صوبہ میں جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

<u>*9222: محترمہ سیمل کامران:</u> کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

(ب) زرعی ادویات کے ڈیلرز، تقسیم کنندگان اور پیک کرنے والے حضرات کو مقرر کرنے کیلئے کیاCriteria ہے؟

(ج) تجربہ گاہ لیبارٹریز کے Authentic ہونے کا کیاCriteria ہے جن تجربہ گاہوں سے ادویات چیک کرائی جاتی ہیں کیاوہ باقاعدہ رجسٹرڈ اور لائسنس یافتہ ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2011   تاریخ ترسیل 10 جون 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حکومت پنجاب نے 2008 میں اقتدار سنبھالنے کے بعد جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے صوبائی ٹاسک فورس کو بحال کیا اور ضلعوں میں DCOs کی زیر نگرانی سب کمیٹیاں بنائی گئیں جنہوں نے درج ذیل عملی اقدامات اٹھائے ہیں جس کے نتیجہ میں زرعی ادویات میں شرح ملاوٹ 8.46 فیصد سے بتدریج کم ہو کر 3.38 فیصد رہ گئی ہے۔

- ❖ پیسٹیسائیڈز کے مقدمات کی پیروی کیلئے ہر ضلع میں محکمہ زراعت کے دفاتر میں ایک قانونی سیل (LITIGATION-CELL) بنایا گیا ہے۔
- ❖ ضلعی سطح پر پیسٹیسائیڈز کے مقدمات کی تیزی سے سماعت کیلئے ایک عدالت کو مخصوص کروا کر تمام مقدمات کو اس عدالت میں سماعت کیلئے منتقل کر دیا گیا۔
- ❖ زیادہ تر چھاپے خفیہ اطلاع کی بنیاد پر مارے گئے جو کہ کامیاب رہے۔
- ❖ جعلی پیسٹیسائیڈز کی شکایات سننے کیلئے 24 گھنٹے کام کرنے والی ٹال فری ہیلپ لائن 0800-02200 بنائی گئی تاکہ فوری کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔

- ○ پنجاب کے تمام پیسٹیسائیڈز انسپکٹر کی عدلیہ، پراسیکیوشن، اور پولیس کے ماہرین سے زرعی ادویات کے قانون سے متعلق تربیت کروائی گئی۔
- ❖ غیر قانونی فارمولیشن اور ری فلنگ پلانٹوں کے خلاف فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔
- ❖ خفیہ اداروں سے پیسٹیسائیڈز انسپکٹروں کی چھان بین کروائی گئی اور اُن کی رپورٹ کی روشنی میں بری شہرت کے حامل انسپکٹروں کو فیلڈ ڈیوٹی سے ہٹا دیا گیا۔
- ❖ موجودہ حکومت کے دور میں اب تک ملاوٹ شدہ اور جعلی زرعی ادویات فروخت کرنے والے 178 ڈیلروں کے لائسنس منسوخ اور غیر معیاری زرعی ادویات فروخت کرنے والے 297 ڈیلروں کو شوکاز نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔
- ❖ پیسٹیسائیڈز کے تجزیہ کو تین دن کے اندر یقینی بنایا جاتا ہے۔ اس ٹاسک فورس کے تحت جعلی زرعی زہروں کے خلاف موجودہ حکومت کے دور میں ہونے والی پراگراس رپورٹ لف ہے۔

(ب) پیسٹیسائیڈ ڈیلرز کے لئے Criteria

1۔ کم از کم میٹرک تعلیم ہو۔
2۔ ٹریننگ سرٹیفکیٹ اور لائسنس شدہ ہو۔
3۔ ڈیلرشپ سرٹیفکیٹ، کمپنی / فرم کا ہو۔
4۔ جس ضلع سے لائسنس حاصل کیا ہو صرف اسی ضلع میں کاروبار کر سکتا ہے۔
5۔ ٹریننگ سرٹیفکیٹ شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول محکمہ زراعت کی طرف سے 15 روزہ ٹریننگ حاصل کرنا ضروری ہے۔

تقسیم کنندگان کا Criteria

بحوالہ پیسٹیسائیڈ آرڈیننس SRO790 Dt: 05-08-05

2005,1971

1۔ پیسٹیسائیڈز آرڈیننس کے تحت 10 زرعی گریجویٹ کی تعیناتی ضروری ہے۔

2۔ دس لاکھ روپے کی Bank Deposit رپورٹ

3۔ 10 گاڑیاں مع الاٹمنٹ

4۔ لوازمات کے ساتھ گودام کی موجودگی

5۔ محکمہ زراعت سے رجسٹریشن حاصل کرنا۔

پیکنگ والے حضرات کے لئے Criteria

1۔ فیڈرل پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ سے منظوری

2۔ Automatic System کا ہونا ضروری ہے۔

3۔ پیک یا بوتل پر کمپنی کا نام، قیمت، مقدار، زہر، ایڈریس، فون نمبر، خطرے کا نشان وغیرہ کا لکھا ہونا ضروری ہے۔

4۔ Lab Facilities ضروری ہے۔

5۔ حفاظتی سامان کی موجودگی

(ج) تجربہ گاہوں کے مصدقہ (Authentic) ہونے کا Criteria یہ ہے کہ کوئی پرائیویٹ ٹیسٹنگ لیب کو رجسٹرڈ نہیں کیا جاتا ہے بلکہ صرف وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی رجسٹرڈ تجزیہ گاہیں سیمپل کا تجزیہ کرتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

گوجرانوالہ، مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9318: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گوجرانوالہ میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں، ان کے نام بتائیں؟

(ب) ہر مارکیٹ کمیٹی کا دفتر کہاں کہاں ہے ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ہر مارکیٹ کمیٹی کی سال 10-2009 اور 11-2010 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے پاس کون کون سی مشینری کس کس مقصد کے لئے ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اپریل 2011 تاریخ ترسیل 16 جون 2011)

جواب

وزیرزراعت

(الف) گوجرانوالہ میں کل 8 مارکیٹ کمیٹیاں ہیں ان کے نام اس طرح سے ہیں:

1۔مارکیٹ کمیٹی گوجرانوالہ 2۔مارکیٹ کمیٹی گکھڑ منڈی 3۔مارکیٹ کمیٹی وزیر آباد

4۔مارکیٹ کمیٹی علی پور چٹھہ 5۔مارکیٹ کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ 6۔مارکیٹ کمیٹی نوشہرہ ورکاں

7۔مارکیٹ کمیٹی کامونکی 8۔مارکیٹ کمیٹی ایمن آباد

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں میں ملازمین کی کل تعداد 99 ہے۔مارکیٹ کمیٹیوں کے جائے مقام اور تعداد ملازمین کی علیحدہ علیحدہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی مذکورہ سالوں میں کل آمدن 9 کروڑ 18 لاکھ 72 ہزار 66 روپے جبکہ کل اخراجات 5 کروڑ 78 لاکھ 59 ہزار 432 روپے رہے۔سال وار / کمیٹی وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن کے ذرائع اس طرح سے ہیں:۔

1۔لائسنس فیس 2۔مارکیٹ فیس 3۔کرایہ جات 4۔مصالحت فیس 5۔فروختگی فارم

6۔فروختگی ریٹ لسٹ 7۔منافع بنک

(ہ) ضلع گوجرانوالہ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے پاس کسی قسم کی کوئی مشینری نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)</u>

ضلع جھنگ، مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***9419: محترمہ آصفہ فاروقی:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں کل کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن کے ذرائع کیا ہیں؟

(ج) ان کی سال 10-2009 اور 11-2010 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(د) مارکیٹ کمیٹی کے پاس صفائی کے لئے کتنے ملازم ہیں؟

(ہ) ہر مارکیٹ کمیٹی میں صفائی کی حالت کیسی ہے؟

(و) اگر ان کی صفائی کی حالت ابتر ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 12 اپریل 2011 تاریخ ترسیل 23 جون 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع جھنگ میں کل 3 مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جو اس طرح سے ہیں؟

1۔ مارکیٹ کمیٹی جھنگ صدر

2۔ مارکیٹ کمیٹی شور کوٹ

3۔ مارکیٹ کمیٹی منڈی شاہ جیونہ

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ذرائع آمدن میں زرعی اجناس کا کاروبار، لائسنس فیس اور مارکیٹ فیس شامل ہیں۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی درج بالا دونوں سالوں کی کل آمدن 3 کروڑ 69 لاکھ 92 ہزار 527 روپے اور کل اخراجات 3 کروڑ 89 لاکھ 8 ہزار 395 روپے ہے۔ کمیٹی وار / سال وار آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

آمدن اور اخراجات 2009-10 (روپوں میں)

نام مارکیٹ کمیٹی	آمدن	اخراجات
جھنگ صدر	62لاکھ 58ہزار 479	98لاکھ 52ہزار 995
شورکوٹ روڈ	59لاکھ 99ہزار 538	59لاکھ 24ہزار 464
منڈی شاہ جیونہ	19لاکھ 38ہزار 511	31لاکھ 65ہزار 973

آمدن اور اخراجات 2010-11 (روپوں میں)

نام مارکیٹ کمیٹی	آمدن	اخراجات
جھنگ صدر	ایک کروڑ 2لاکھ 80ہزار 582	94لاکھ 70ہزار 451
شورکوٹ روڈ	78لاکھ 93ہزار 176	71لاکھ 21ہزار 397
منڈی شاہ جیونہ	46لاکھ 22ہزار 241	33لاکھ 73ہزار 115

(د) ضلع جھنگ کی تینوں مارکیٹ کمیٹیوں میں صفائی کے لئے کل 12 ملازمین ہیں۔

(ہ) جھنگ صدر:۔ ٹوبہ روڈ کی دوبارہ تعمیر کی وجہ سے مین سیورج کا سسٹم خراب ہو گیا ہے اور ساتھ ہی سڑک کا لیول غلہ منڈی سے کافی اونچا ہے مین سیورج لائن کی بندش کی وجہ غلہ منڈی میں نکاسی کی نالیاں وغیرہ پانی سے بھر جاتی ہیں تاہم TMA جھنگ کے تعاون سے ڈسپوزل پمپ کے ذریعے جمع شدہ پانی نکال دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں صفائی کا نظام تسلی بخش ہے۔

شورکوٹ روڈ:۔ شورکوٹ مارکیٹ کمیٹی میں کوئی سرکاری منڈی نہ ہے۔ تاہم منڈی میں صفائی مارکیٹ کمیٹی کے جزوقتی ملازمین کرتے ہیں اور صفائی کی حالت تسلی بخش ہے۔

منڈی شاہ جیونہ:۔ مارکیٹ کمیٹی منڈی شاہ جیونہ میں صفائی تسلی بخش ہے۔

(و) جھنگ صدر:۔ TMA جھنگ نکاسی آب کے لئے ٹوبہ روڈ پر ایک نئی سیورج لائن بچھا رہی ہے جس کا کام مکمل ہونے کے بعد جب یہ نئی لائن چالو ہو جائے گی تو یہ مسئلہ حل ہو

جائے گا۔ باقی دونوں منڈیوں میں عملہ صفائی کی کارکردگی تسلی بخش ہے اور کسی قسم کی کوئی شکایت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2011)

لاہور	**مقصود احمد ملک**
مورخہ یکم جنوری 2012	سیکرٹری

بروز منگل مورخہ 3 جنوری 2012 محکمہ زراعت کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1-	سید حسن مرتضیٰ	137
2-	چودھری محمد اسد اللہ	4008،4007
3-	محترمہ نگہت ناصر شیخ	4774،4773
4-	انجینئر قمر الاسلام راجہ	5738،5238
5-	چودھری ظہیر الدین خاں	6497
6-	خواجہ محمد اسلام	6502،
7-	محترمہ زوبیہ رباب ملک	8221،7471
8-	محترمہ خدیجہ عمر	7659،7658
9-	محترمہ شگفتہ شیخ	8286
10-	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	8390
11-	ڈاکٹر محمد اشرف چوہان	9318،8511
12-	محترمہ قمر عامر چودھری	8625،8531
13-	محترمہ شمیلہ اسلم	8595
14-	چودھری عبداللہ یوسف	8612
15-	شیخ علاؤالدین	8768،8767
16-	جناب اعجاز احمد کاہلوں	8771 ،8770
17-	ڈاکٹر فائزہ اصغر	8790،
18-	محترمہ سیمل کامران	9222،8934
19-	سردار خالد سلیم بھٹی	8939
20-	جناب محمد نوید انجم	8965
21-	محترمہ نرگس فیض ملک	9164،9163
22-	محترمہ آصفہ فاروقی	9419